ایسی ہونی چاہیے جس سے یقینی اور غیر مشتبہ طور پر ہمیں آپ کا نبی ہونا معلوم ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سارے مطالبوں کو رد فرما دیا، اور انھیں قبول نہ کرنے کی وجہ بھی متعدد مقامات پر قرآن میں ظاہر کر دی کہ حقیقت کو بالکل بے نقاب کر دینا جس سے عقلی آزمائش و امتحان کا کوئی موقع باقی نہ رہے، حکمت خداوندی کے خلاف ہے۔ اب یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کو صرف امام مہدی کے معاملہ ہی میں بدل دے گا اور ان کی بیعت کے وقت آسمان سے منادی کرائے گا کہ "لوگو یہ ہمارا خلیفہ مہدی ہے اس کی سنو اور اطاعت کرو"!

تحریک اسلامی کے متعلق چند شبہات

سوال: ہماری دعوت اسلامی پر کچھ سنجیدہ اصحاب کی طرف سے حسب ذیل چند اعتراضات پیش کیے گئے ہیں۔ براہ کرم اپنے جوابات سے آگاہ فرمایئے:۔

(۱) جماعت اسلامی کی تحریک سے مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ بن جائے گا۔ اس خطرہ کا کیا سد باب کیا گیا ہے۔

(۲) یہ تحریک ابن عبد الوہاب نجدی ہی کی تحریک ہے۔ جب آپ کے ساتھ اچھی خاصی جمعیت ہو جائے گی تو آپ کا رویہ بھی ابن عبد الوہاب ہی کی طرح ہو گا۔

(۳) آپ بزرگان دین کا احترام بھی نہیں کرتے۔ سلف کے جن حضرات نے بڑی بڑی خدمات انجام دی ہیں ان کی کارگذاریوں پر آپ قلم پھیر دینا چاہتے ہیں اور خود کو ان سے بہتر کام کرنے کا اہل پاتے ہیں۔

(۴) آپ ارکان جماعت اسلامی کے سوا باقی سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

جواب: میں اپنی حد تک انتہائی احتیاط کر رہا ہوں اور میرے رفقا بھی خدا کے فضل سے اس معاملہ میں چوکنے ہیں کہ ہماری یہ جماعت مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ بننے نہ پائے۔ اگرچہ ہم سے اختلاف کرنے والوں میں سے ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ہم سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جائے جس سے ہم کو بھی ایک فرقۂ جدیدہ بنا ڈالا جائے، لیکن الحمد للہ کہ ہمارے اندر نہ اس کی کوئی خواہش ہے، نہ ارادہ

اور ہم اس فتنہ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے بس میں ہے ہم اس خطرہ کا سد باب کر رہے ہیں لیکن شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سد باب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعوی کر سکیں۔ بندے کا کام اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ اپنی حد امکان تک کوشش کرے اور آگے کے لیے اللہ سے دعا مانگے۔

(۲) ہمارا لٹریچر اور کام کو دیکھنے کے بعد کوئی شخص اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ ابن عبد الوہاب نجدی کی تحریک ہے یا آگے چل کر وہی کچھ بن جائے گی تو وہ اپنی رائے کا مختار ہے۔ ہم کسی شخص کو رائے رکھنے کے اختیار سے محروم نہیں کر سکتے۔

(۳) میں تمام بزرگان دین کا احترام کرتا ہوں۔ مگر پرستش ان میں سے کسی کی نہیں کرتا، اور انبیاء کے سوا کسی کو معصوم بھی نہیں سمجھتا۔ میرا طریقہ یہ ہے کہ میں بزرگان سلف کے خیالات، اور کاموں پر بے لوگ تحقیق و تنقید کی نگاہ ڈالتا ہوں۔ جو کچھ ان میں حق پاتا ہوں اسے حق کہتا ہوں اور جس چیز کو کتاب و سنت کے لحاظ سے یا حکمت عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا اس کو صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں۔ میرے نزدیک کسی غیر نبی کی رائے یا تدبیر میں خطا پائے جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی عظمت و بزرگی میں کوئی کمی آئے۔ اس لیے میں سلف کی بعض رایوں سے اختلاف کرنے کے باوجود ان کی بزرگی کا بھی قائل رہتا ہوں اور میرے دل میں ان کا احترام بھی بدستور باقی رہتا ہے۔ لیکن جو لوگ بزرگی اور معصومیت کو ہم معنی سمجھتے ہیں اور جن کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو بزرگ ہے وہ خطا نہیں کرتا اور جو خطا کرتا ہے وہ بزرگ نہیں ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بزرگ کی رائے یا طریقہ کو نادرست قرار دینا لازمی طور پر یہ معنی رکھتا ہے کہ ایسا خیال ظاہر کرنے والا ان کی بزرگی کا احترام نہیں کرتا اور ان کی خدمات پر قلم پھیرنا چاہتا ہے۔ پھر وہ اس مقام پر بھی نہیں رکتے بلکہ آگے بڑھ کر اس پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ان سے بڑا سمجھتا ہے۔ حالانکہ علمی معاملات میں ایک شخص کا دوسرے کی رائے سے اختلاف کرنا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ جس سے اختلاف کر رہا ہو اس کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بڑا بھی سمجھے اور بہتر بھی۔ امام محمد اور امام ابو یوسف نے بکثرت معاملات میں امام ابو حنیفہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے